

مدراس کی ریاست اور ایک اور

بنام

میسرز ایم اے نور محمد اینڈ کو۔

12 اگست 1960

(بی۔ پی۔ سنہا۔ چیف جسٹس، جے۔ ایل۔ پور، پی۔ بی۔ گجیندر گڈکر، کے۔ سباراؤ اور کے۔ این۔ وانچو، جسٹسز)

سیلز ٹیکس۔ چمڑے کی رباغت اور کھالوں کی فروخت۔ ملٹی پل ٹیکسیشن سے استثنیٰ۔ غیر لائسنس یافتہ ڈیلرز۔ کیا سنگل پوائنٹ ٹیکسیشن کا دعویٰ کیا جاسکتا ہے۔ مدراس جنرل سیلز ٹیکس (ٹرن اور اینڈ اسمنٹ) رولز، 1939، قاعدہ (5) 16۔ مدراس جنرل سیلز ٹیکس ایکٹ، 1939 (9 آف 1939)، دفعہ 3، (6) 5، (6) A۔

مدعا علیہ، چمڑے کا کاروبار کرنے والی ایک فرم ہے، مدراس جنرل سیلز ٹیکس ایکٹ، 1939 کی دفعات کے تحت لائسنس حاصل کرتی تھی، لیکن اس نے تشخیصی سال، 1952-1953 کے لئے لائسنس کی تجدید نہیں کی تھی، اور سال کے دوران ٹینڈ چمڑے کی رباغت اور کھالوں کی فروخت کی قیمت پر سیلز ٹیکس کا تخمینہ لگایا گیا تھا۔ عدالت نے آئین ہند کے آرٹیکل 226 کے تحت ہائی کورٹ میں عرضی دائر کر کے تشخیص کے حکم کے جواز کو اس بنیاد پر چیلنج کیا کہ ایکٹ کی دفعہ (6) 5 کے تحت چمڑے کی رباغت اور کھالوں کے سلسلے میں سیلز ٹیکس ادا کرنے کی ذمہ داری صرف ایک ہی مقام پر ہو سکتی ہے، جو مدراس جنرل سیلز ٹیکس (ٹرن اور اینڈ اسمنٹ) رولز 1939 کے اصول (5) 16 پر ہے۔ جس نے لائسنس یافتہ ڈیلرز تک ٹیکس کے اس طریقہ کار کو محدود کر دیا تھا، غیر قانونی تھا کیونکہ یہ دفعہ (6) 5 کی خلاف ورزی تھی اور وی ایم سید محمد اینڈ کمپنی بنام ریاست مدراس (1954) ایس سی آر 1117 میں اس طرح سے منعقد کیا گیا تھا، اور یہ دفعہ 6A ایک ڈیلر کے معاملے پر لاگو نہیں ہوتی تھی جس نے لائسنس نہیں لیا تھا۔

منعقد: مدراس جنرل سیلز ٹیکس ایکٹ، 1939 کی دفعہ 3 میں ڈیلر کے کل ٹرن اور پر ملٹی پوائنٹ ٹیکس لگانے کا تصور کیا گیا ہے، لیکن دفعہ 5 کے تحت مخصوص اشیاء کی فروخت کے لین دین کے معاملے

میں ایک استثنیٰ دیا گیا ہے، جس میں کچھ پابندیوں اور شرائط کے تحت سگنل پوائنٹ ٹیکس کا اہتمام کیا گیا ہے جس میں لائسنس کی شرائط شامل ہیں، اور اگر شرائط اور پابندیوں پر عمل نہیں کیا جاتا ہے تو دفعہ 6A کے تحت ٹیکس دفعہ 3 کے تحت لگایا جائے گا جیسے دفعہ 5 کی دفعات اس طرح کی فروخت پر لاگو نہیں ہوتی ہیں۔ اس کے مطابق مدراس جنرل سیلز ٹیکس (ٹرن اوور اور تشخیص) رولز، 1939 کا قاعدہ (5) 16 غیر قانونی نہیں ہے۔

سید محمد اینڈ کمپنی بنام ریاست آندھرا، (1956) 7 ایس ٹی سی 465 اور ریاست میسور بنام سر و تولا اینڈ کمپنی، (1957) 9 ایس ٹی سی 593 کی منظوری دی گئی۔

وی ایم۔ سید محمد اینڈ کمپنی بنام ریاست مدراس (1957) ایس سی آر 1117 نے وضاحت کی۔

دیوانی اپیلیٹ دائرہ اختیار 1959: کی دیوانی اپیل نمبر 38۔

مدراس ہائی کورٹ کے 2 اپریل 1956 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے 1954 کی رٹ پٹیشن نمبر 313 میں اپیل کی گئی۔

اپیل کنندگان کی طرف سے آرگنٹتی ایر اور ٹی۔ ایم۔ سین۔

جواب دہندگان کی طرف سے ہندوستان کے سالیسٹر جنرل سی۔ کے۔ دپتری اور ایس۔ وینکٹ کرشنن شامل ہیں۔

اے۔ وی۔ وشوناتھ شاستری اور ایس۔ وینکٹ کرشنن، مداخلت نمبر 1 (امبرٹینز ایسوسی ایشن) کے لئے۔

آر۔ گوپال کرشنن، مداخلت کار نمبر 2 اور 3 (آرچنپا اور پی عبدالوہاب) کے لئے۔

12 اگست 1960 عدالت کا فیصلہ اس نے سنایا

پور جہٹس۔ یہ مدراس ہائی کورٹ کے فیصلے اور آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت عرضی کی اجازت دینے کے فیصلے کے خلاف خصوصی اجازت کی اپیل ہے۔ مدراس جنرل سیلز ٹیکس ایکٹ، 1939 (ایکٹ IX آف 1939) کے تحت اپیل کنندہ نمبر 2، سید اپیٹ کے ڈپٹی کمزٹل سیلز ٹیکس افسر کے ذریعے سیلز ٹیکس کی تشخیص کی قانونی حیثیت پر سوال اٹھایا گیا تھا۔

جواب دہندہ مدراس شہر کے قریب کروم پیٹ میں ٹینری کا کاروبار کرنے والی ایک پارٹنرشپ فرم تھی۔ تشخیص کے سال سے پہلے، یعنی 53-1952 یہ قانون کی متعلقہ دفعات کے تحت لائسنس لے رہا تھا، لیکن اس نے تشخیص کے سال کے لئے لائسنس کی تجدید نہیں کی۔ جب اسے واپس کرنے کے لیے کہا گیا تو اس نے

ایسا نہیں کیا اور نہ ہی 28 فروری 1954 کو اس پر دیے گئے نوٹس پر کوئی اعتراض اٹھایا۔ 4-4-6,77,374 روپے کے کاروبار پر 10,584 روپے سیلز ٹیکس کا تخمینہ لگایا گیا تھا۔ اس نے آرٹیکل 226 کے تحت اس بنیاد پر تخمینہ حکم کو منسوخ کرنے کے لئے ایک درخواست دائر کی کہ یہ حکم غیر قانونی تھا اور قانون کی اتھارٹی کی حمایت نہیں کرتا تھا۔ اس دلیل کو ہائی کورٹ نے قبول کیا تھا اور درخواست کو اخراجات کے ساتھ منظور کیا گیا تھا۔ فیصلے کا نتیجہ یہ ہے کہ مدعا علیہ فرم جو اس ایکٹ کے تحت لائسنس یافتہ ڈیلر نہیں ہے وہ چمڑے کی رباعت اور کھالوں کے لین دین کے سلسلے میں کسی بھی سیلز ٹیکس کی ذمہ دار نہیں ہے۔ اس فیصلے اور حکم کے خلاف اپیل گزار خصوصی اجازت کے ذریعے اس عدالت میں آئے ہیں۔

ہائی کورٹ میں مدعا علیہ فرم کی دلیل یہ تھی کہ ایکٹ کی دفعہ 5، شق (6) کے تحت، چمڑے کی رباعت اور کھالوں کے سلسلے میں سیلز ٹیکس ادا کرنے کی ذمہ داری صرف ایک نقطہ پر ہو سکتی ہے۔ یہ کہ ٹیکس کے اس طریقہ کار کو لائسنس یافتہ ڈیلرز تک محدود کرنے کا قاعدہ غیر منصفانہ تھا اور اسی وجہ سے مدراس جنرل سیلز ٹیکس (ٹرن اور اور تشخیص) رولز، 1939 کا قاعدہ (5) 16، جسے بعد میں ٹرن اور اور تشخیص رولز کہا جاتا تھا، کالعدم اور غیر فعال تھا اور سپریم کورٹ نے وی ایم سید محمد اینڈ کمپنی بنام ریاست مدراس (1954) ایس سی آر (1117) میں ایسا ہی قرار دیا تھا۔ اس تشریح کو قبول کرتے ہوئے ریاست مدراس نے 26 فروری 1954ء کو جی۔ او۔ 450، ریونیو کی طرف سے قاعدہ 16 کی شق (5) کو حذف کر دیا تھا۔ ٹرن اور اور تشخیص رولز کا قاعدہ (5) 16 واحد شق تھی جس میں غیر لائسنس یافتہ ڈیلرز کی جانب سے چمڑے کی رباعت اور کھالوں کی فروخت کے سلسلے میں متعدد ٹیکس عائد کیے گئے تھے اور اس اصول کی منسوخی کے بعد سیلز ٹیکس کا نفاذ غیر قانونی تھا اور ٹیکس قانون کے اختیار کے بغیر تھا۔ یہ بھی دلیل دی گئی تھی کہ ایکٹ کے تحت ٹیکس اسکیم میں چمڑے کی رباعت اور کھالوں کو بین الاقوامی مارکیٹ میں ان کی اہمیت کی وجہ سے ایکٹ کے دفعہ (1) 3 کے براہ راست آپریشن سے باہر رکھا گیا تھا جو جنرل چارجنگ سیکشن تھا اور دفعہ (6) 5 کے تحت سنگل پوائنٹ ٹیکمیشن کا خصوصی تحفظ دیا گیا تھا۔ لہذا دلیل یہ تھی کہ چمڑے کی رباعت اور کھالوں کی فروخت کے معاملے میں عام شق لاگو نہیں ہوتی اور قانون کی دفعہ (6) 5 کے تحت ٹیکس کے لیے ایک خصوصی قاعدہ مقرر کیا گیا تھا۔

ہائی کورٹ نے کہا کہ چمڑے کی رباعت اور کھالوں کے معاملے میں دفعہ 3 کے تحت عائد چارج دفعہ 5 کے اصولوں سے مشروط ہے اور چمڑے کی رباعت اور کھالوں میں لائسنس یافتہ ڈیلرز کے معاملے میں چارجنگ کی شق ٹرن اور اور تشخیص رولز کے قاعدہ 16 ہے۔

ہائی کورٹ نے مزید کہا کہ ٹرن اور اور تشخیص رولز کا قاعدہ (5) 16 جو لائسنس یافتہ ڈیلرز کو سنگل

پوائنٹ ٹیکسیشن کے فوائد کو محدود کرتا ہے، غیر قانونی ہے کیونکہ یہ ایکٹ کے دفعہ (6) 5 کی خلاف ورزی کرتا ہے اور دفعہ 6A کا اطلاق ایسے ڈیلر کے معاملے پر نہیں ہوتا ہے جس نے چمڑے کی رباغت اور کھالوں کے کاروبار کے لئے لائسنس نہیں لیا تھا اور مزید کہا کہ اگر قاعدہ (5) 16 غیر قانونی ہے۔ مدراس جنرل سیلز ٹیکس رولز (جسے بعد میں سیلز ٹیکس رولز کہا جاتا ہے) کی دفعہ (6) 5 کے قاعدہ 5 کی خلاف ورزی کرنا، جس میں سنگل پوائنٹ ٹیکسیشن کا فائدہ حاصل کرنے کے قابل ہونے کے لئے لائسنس سے باہر نکلنا ضروری ہے، بھی غیر قانونی ہوگا۔ اس طرح دفعہ (1) 3 اور دفعہ (6) 5 کی صحیح تعمیر پر یہ رائے تھی کہ سیلز ٹیکس رولز کا قاعدہ 5 اور رٹن اور اور تشخیص رولز کا قاعدہ (5) 16 غیر منصفانہ تھا اور دفعہ 6A کا اطلاق ایسے شخص پر نہیں ہوتا جس نے لائسنس نہیں لیا تھا۔ اس کے نتیجے میں اس نے مدعا علیہ فرم کے تشخیص کے حکم کو منسوخ کر دیا۔

اس اپیل کا فیصلہ کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ایکٹ کی متعلقہ دفعات اور اس کے تحت بنائے

گئے قواعد کے دو سیٹوں کا حوالہ دیا جائے اور ان پر غور کیا جائے۔ یہ مندرجہ ذیل ہیں:

دفعہ 3(1) "اس ایکٹ کی دفعات کے تابع،-

(a) ہر ڈیلر ہر سال اپنے کل کاروبار پر ٹیکس ادا کرے گا۔ اور

(3) وہ ڈیلر جس کا کسی بھی سال مجموعی کاروبار دس ہزار روپے سے کم ہو وہ ذیلی دفعہ (1) یا ذیلی دفعہ

(2) کے تحت اس سال کے لئے کوئی ٹیکس ادا کرنے کا ذمہ دار نہیں ہوگا۔

(4) اس دفعہ کے مقاصد اور اس ایکٹ کی دیگر دفعات کے لئے، کاروبار کا تعین ان قواعد کے مطابق

کیا جائے گا جو مقرر کیے جائیں؛

(5) ذیلی دفعات (1) اور (2) کے تحت ٹیکسوں کا تخمینہ لگایا جائے گا، وصول کیا جائے گا اور اس طرح

اور ایسی قسطوں میں، اگر کوئی ہو، مقرر کیا جائے گا؛

دفعہ 5 اس طرح کی پابندیوں اور شرائط کے تابع جو مقرر کی جاسکتی ہیں، بشمول لائسنس اور لائسنس فیس

کے بارے میں شرائط۔

(vi) چمڑے کی رباغت اور کھالوں کی فروخت، چاہے وہ ٹینڈ ہو یا غیر ٹینڈ، دفعہ 3، ذیلی دفعہ (1)

کے تحت ٹیکس کی ذمہ دار ہوگی، صرف اسی مقام پر جو مسلسل ڈیلرز کی جانب سے فروخت کے سلسلے میں مقرر کی گئی

ہو۔

دفعہ 6A اگر دفعہ 5 کے تحت متعین کردہ پابندیوں یا شرائط کی خلاف ورزی کی جاتی ہے یا کسی ڈیلر کی

طرف سے اس پر عمل نہیں کیا جاتا ہے، یا اگر اس طرح مقرر کردہ یا نوٹیفائیڈ کی گئی شرط کے مطابق لائسنس لیا

جائے یا تجدید کیا جائے، اگر ڈیلر کی طرف سے لائسنس نہیں لیا جاتا ہے یا اس کی تجدید نہیں کی جاتی ہے یا اگر اس کی طرف سے لئے گئے یا تجدید کردہ لائسنس کی کسی شرائط کی خلاف ورزی کی جاتی ہے یا اس پر عمل نہیں کیا جاتا ہے، ڈیلر کی فروخت، جس سال کے آغاز سے اس طرح کی خلاف ورزی یا عدم تعمیل ہوئی تھی، کو دفعہ 3 کے تحت ٹیکس یا ٹیکس میں جانچا جاسکتا ہے، جیسے دفعہ 5 یا دفعہ 6 کے تحت نوٹیفیکیشن کی دفعات، جیسا کہ معاملہ ہو، ایسی فروخت پر لاگو نہیں ہوتا ہے اور اس کے باوجود، لائسنس، اگر ڈیلر کے ذریعہ کوئی بھی لیا گیا یا تجدید کیا گیا تو سال کے دوران جاری رہے گا یا جاری رہے گا۔

مدرسہ جنرل سیلز ٹیکس (ٹرن اور اور تشخیص) رولز۔

قاعدہ 4(1) "ذیلی قاعدہ (2) میں فراہم کردہ اعداد و شمار کے علاوہ ان قواعد کے مقاصد کے لئے ڈیلر کا مجموعی کاروبار وہ رقم ہوگی جس کے لئے ڈیلر کے ذریعہ سامان فروخت کیا جاتا ہے۔

(2) مندرجہ ذیل سامان کی صورت میں ان قواعد کے مقاصد کے لئے ڈیلر کا ٹرن اور وہ رقم ہوگی جس کے لئے ڈیلر کی طرف سے سامان خریداجاتا ہے۔

(c) ریاست میں لائسنس یافتہ ٹیننٹر کے ذریعہ خریدی گئی کھالیں اور کھالیں، اور

(d) کسی لائسنس یافتہ ڈیلر کے ذریعہ کھالوں یا کھالوں میں ریاست سے باہر آمد کی جانے والی کھالیں اور کھالیں۔

قاعدہ 15(1) قواعد 6 سے 13 تک لائسنس یافتہ ٹینرز اور دیگر لائسنس یافتہ ڈیلرز پر کھالوں یا کھالوں میں لین دین کے حوالے سے لاگو نہیں ہوں گے۔ لیکن اس طرح کے لین دین کے سلسلے میں اس کی دفعات اور مندرجہ ذیل قاعدہ ان پر لاگو ہوں گے۔

قاعدہ 16(1) چمڑے کی رباعت اور کھالوں کی صورت میں دفعہ (1) 3 کے تحت قابل ادائیگی ٹیکس اس قاعدے کی دفعات کے مطابق عائد کیا جائے گا۔

(2) لائسنس یافتہ ڈیلر کی جانب سے کھالوں یا کھالوں کی فروخت پر کوئی ٹیکس عائد نہیں کیا جائے گا سوائے اس مرحلے کے جب ایسی کھالیں یا کھالیں ریاست میں کسی ٹینر کو فروخت کی جاتی ہیں یا ریاست سے باہر آمد کرنے کے لئے فروخت کی جاتی ہیں۔

(i) ریاست میں ٹینر کو فروخت کی جانے والی تمام غیر ٹن شدہ کھالوں یا کھالوں کی صورت میں، ٹینر سے اس رقم پر ٹیکس عائد کیا جائے گا جس کے لئے وہ کھالیں یا کھالیں خریدتا ہے۔

(ii) ایسی تمام کھالیں یا کھالیں جو ریاست میں ٹینر کو فروخت نہیں کی جاتی ہیں لیکن ریاست سے باہر

برآمدگی جاتی ہیں، ان پر ٹیکس اس ڈیلر سے لگایا جائے گا جو آخری ڈیلر تھا جو دفعہ (3) 3 کے تحت ٹیکس سے مستثنیٰ نہیں تھا، جو انہیں ریاست میں اس رقم پر خریدتا ہے جس کے لئے اسے خریدا گیا تھا۔

(5) لائسنس یافتہ ڈیلرز کے علاوہ دیگر ڈیلرز کی جانب سے کھالوں یا کھالوں کی فروخت دفعہ 3 کی شقوں کے تحت فروخت کے ہر موقع پر ٹیکس کی ذمہ دار ہوگی۔

سیلز ٹیکس رولز کے قاعدہ (1) 5 میں کہا گیا ہے: "ہر وہ شخص جو .....

(d) کھالوں اور/یا کھالوں کا کاروبار چاہے وہ چمڑے کے طور پر ہو یا کسی اور صورت میں، یا اگر وہ دفعہ 5 اور 8 میں دی گئی استثنیٰ یا دفعہ 6 میں دی گئی سنگل پوائنٹ ٹیکسیشن کی رعایت سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہے تو اپنے کاروبار کی ہر جگہ کے حوالے سے لائسنس کے لیے فارم 1 میں 20 درخواستیں ذیلی قاعدہ (2) میں بیان کردہ اتھارٹی کو جمع کرائے گا تاکہ بعد میں اس تک نہ پہنچ سکے۔ 15 اکتوبر، 1939 کے دن سے بھی زیادہ۔"

اس ایکٹ کے تحت ٹیکس لگانے کی اسکیم یہ ہے۔ دفعہ 3 عام چارجنگ دفعہ ہے جس کے تحت ڈیلر کے ٹرن اور میں مقررہ طریقے سے ٹیکس لگایا جاتا ہے، سوائے اس کے کہ جس ڈیلر کا ٹرن اور 10,000 روپے سے کم ہو اسے سیلز ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا جاتا ہے۔ دفعہ 3 میں ڈیلر کے کل ٹرن اور پر ملٹی پوائنٹ ٹیکسیشن کا تصور کیا گیا ہے۔ ایکٹ کی دفعہ 5 میں بیان کردہ مخصوص اشیاء کی فروخت کے لین دین کے معاملے میں ایک استثنیٰ دیا گیا ہے۔ اس دفعہ میں مخصوص مقررہ پابندیوں اور شرائط کے تحت سنگل پوائنٹ ٹیکسیشن کا اہتمام کیا گیا ہے۔ ذیلی دفعہ (6) کے ذریعہ اس دفعہ کے تحت چمڑے کی رباعت اور کھالوں کی فروخت دفعہ 3، ذیلی دفعہ (1) کے تحت ٹیکس کی ذمہ دار ہے، جو لگاتار ڈیلرز کی جانب سے فروخت کے سلسلے میں ایک ہی مقام پر ہے۔ تاہم دفعہ (دفعہ 5) کی زبان سے پتہ چلتا ہے کہ اس استثنیٰ کا اطلاق کچھ پابندیوں اور شرائط کے تحت ہوتا ہے جن میں لائسنس کی شرائط شامل ہیں۔ لائسنس سے متعلق قاعدہ سیلز ٹیکس رولز کا قاعدہ 5 ہے، جس کا متعلقہ حصہ پہلے ہی طے کیا جا چکا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ اگر کوئی ڈیلر دفعہ 5 اور 8 میں دی گئی استثنیٰ یا دفعہ 5 میں ٹیکس کے حوالے سے رعایت کا فائدہ صرف ایک ہی پوائنٹ پر حاصل کرنا چاہتا ہے تو اسے اس قاعدے کے مطابق لائسنس حاصل کرنا ہوگا۔ اگر دفعہ 5 کے تحت قواعد کے مطابق عائد پابندیوں اور شرائط کی تعمیل نہیں کی جاتی ہے تو ایکٹ کی دفعہ 6 اے کے نتیجے میں کچھ نتائج سامنے آتے ہیں جس میں خاص طور پر کہا گیا ہے کہ جہاں مقرر کردہ یا نوٹیفائیڈ شرط کے تحت لائسنس لینے یا اس کی تجدید کی ضرورت ہوتی ہے تو ایسی شرائط یا پابندیوں کی خلاف ورزی کی صورت میں دفعہ 3 کے تحت ٹیکس عائد کیا جائے گا جیسے کہ اس کی دفعات

دفعہ 15 اس طرح کی فروخت پر لاگو نہیں ہوتا ہے۔ لہذا یہ ایک واضح شق ہے جس کے تحت چمڑے کی رباغت اور کھالوں پر سیلز ٹیکس کے نفاذ کو لائسنس لینے کی شرط پر عمل کرنے سے مشروط کیا گیا ہے۔

ٹرن اوور اور تشخیص رولز کے قاعدہ (5) 16 اور ایکٹ کی دفعہ (6) 5 کے درمیان عدم مطابقت کی دلیل جسے ہائی کورٹ میں قبول کیا گیا تھا، کو اس دفعہ کی زبان سے کوئی حمایت حاصل نہیں ہے جو چمڑے کی رباغت اور کھالوں کی فروخت کو ایک ہی مقام پر ٹیکس کے قابل بنانے کے لئے ایک رعایتی اہتمام ہے۔ لیکن جیسا کہ دفعہ کے ابتدائی الفاظ سے پتہ چلتا ہے، قواعد میں متعین پابندیوں اور شرائط کے تابع ہے اور ان شرائط میں سے ایک لائسنس لینا ہے۔ قاعدہ (5) 16 میں جو کچھ بھی کیا گیا ہے وہ ان شرائط پر عمل نہ کرنے کے نتائج پر زور دینا ہے جو دفعہ (6) 5 اور 6 اے میں واضح طور پر بیان کی گئی ہیں۔ ہمیں قانون اور ایکٹ کی دفعات کے درمیان کوئی تضاد نظر نہیں آتا۔ لیکن یہ عرض کیا گیا تھا کہ اس عدالت نے مدراس ہائی کورٹ کے ایک فیصلے کی اپیل پر قاعدہ (5) 16 کو اس قانون سے متصادم قرار دیا تھا۔ یہ دلیل مدراس ہائی کورٹ کے وی ایم سید محمد اینڈ کمپنی بنام ریاست مدراس (1952) 3 ایس ٹی سی 367 کے فیصلے پر مبنی ہے جس کی اپیل پر اس عدالت (وی ایم سید محمد اور کمپنی بنام ریاست آندھرا، (1954) ایس سی آر 1117) نے توثیق کی تھی۔ یہ بحث اچھی طرح سے قائم نہیں ہے۔ اس معاملے میں، جب یہ مدراس ہائی کورٹ میں تھا، تو یہ دلیل دی گئی تھی کہ قوانین نے قانون کے تحت موجود پالیسی کو صحیح طریقے سے نافذ نہیں کیا، جس کا مقصد چمڑے کی رباغت اور کھالوں کی قیمت کو عالمی بازار کے لئے مسابقتی سطح پر رکھنا تھا۔ یہ دلیل دی گئی تھی کہ کھالیں اور کھالیں غیر ملکی منڈیوں میں بہت زیادہ مانگ والی اشیاء تھیں اور ان کی برآمد ریاست مدراس کی غیر ملکی تجارت کی اہم اشیاء میں سے ایک تھی جس کو "آوارم چھال" کی وافر فراہمی کی وجہ سے ٹیننگ میں کافی قدرتی فائدہ حاصل تھا جو اس مقصد کے لئے خاص طور پر موزوں تھا۔ یہ بھی دلیل دی گئی تھی کہ غیر ٹینڈ کھالیں اور کھالیں مقامی طور پر زیادہ دوسری ریاستوں سے درآمد کر کے حاصل کی جاتی تھیں اور انہیں یا تو ریاست میں ٹین کیا جاتا تھا یا برآمد کیا جاتا تھا اور اس سے پہلے ٹیکس لگانے کی اسکیم ایک ہی مقام پر ٹیکس عائد کرنا تھا، یعنی اس مرحلے پر جب اشیاء کو ریاست میں ٹین کیا جاتا تھا یا ٹیننگ کے لئے بیرونی ممالک کو برآمد کیا جاتا تھا۔ اس وجہ سے ملٹی پل ٹیکمیشن ایکٹ کی دفعہ (6) 5 کی خلاف ورزی تھی۔ ایسا لگتا ہے کہ حکومت نے اس پر اختلاف نہیں کیا تھا اور اس لئے یہ مانا گیا تھا کہ ٹرن اوور اور تشخیص رولز کا قاعدہ (5) 16 غیر قانونی ہے۔ لیکن یہ سوال واقعی اس مسئلے سے متعلق نہیں تھا جیسا کہ وینکٹر امایر، بے نے صفحہ 394 پر نشاندہی کی تھی، جہاں انہوں نے کہا تھا :

اب درخواست گزاروں کی دلیل یہ ہے کہ جہاں غیر لائسنس یافتہ ڈیلرز کی جانب سے غیر لائسنس یافتہ ٹینرز یا غیر لائسنس یافتہ ڈیلرز کو فروخت کی جاتی ہے، وہاں ایک سے زیادہ ٹیکس لگانے کا امکان ہے اور یہ دفعہ (6) 5 کی خلاف ورزی ہوگی۔ حکومت کی جانب سے اس بات پر کوئی اختلاف نہیں ہے کہ قاعدہ (5) 16 دفعہ (6) 5 کے منافی ہے۔ لہذا اسے الٹا اور قرار دیا جانا چاہیے۔ لیکن اس سے درخواست گزاروں کو کوئی راحت نہیں مل سکتی ہے، کیونکہ وہ بھی لائسنس یافتہ ٹینرز ہیں اور قاعدہ (5) 16 کے نفاذ سے کسی بھی طرح سے متاثر نہیں ہوتے ہیں۔ اس بات کو درخواست گزاروں کے فاضل وکیل نے قبول کیا۔

اس کے بعد یہ مقدمہ اس عدالت میں اپیل کے طور پر لایا گیا اور ایس۔ آر۔ اس، بے (جیسا کہ وہ اس وقت تھے) نے صفحہ 1121 - 66 پر مشاہدہ کیا،

آخر میں، فاضل وکیل نے زور دیا کہ قاعدہ (5) 16 واضح طور پر ایکٹ کی دفعہ (6) 5 کی دفعات کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ اس ذیلی قاعدہ کو ہائی کورٹ نے غیر قانونی قرار دیا ہے، اور درحقیقت مدر اس کے فاضل ایڈووکیٹ جنرل نے ہائی کورٹ میں اس بات پر اعتراض نہیں کیا تھا، جیسا کہ ہم نے پہلے کیا تھا کہ قاعدہ (5) 16 دفعہ (6) 5 کے منافی ہے۔ تاہم، یہ ذیلی قاعدہ صرف غیر لائسنس یافتہ ڈیلرز کو متاثر کرتا ہے اور درخواست گزار جو تسلیم شدہ طور پر لائسنس یافتہ ڈیلرز ہیں وہ اس ذیلی قاعدہ سے متاثر نہیں ہوتے ہیں۔ اس فیصلے سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ اس قاعدے کی مخالفت تنازعہ میں تھی یا عدالت نے میرٹ کی بنیاد پر اپنی رائے کا اعلان کیا تھا یا ایسا کرنا ضروری تھا۔

اس کے بعد فاضل سالیٹر جنرل نے ہمارے سامنے دلیل دی کہ ہائی کورٹ میں دائر اپنے جوابی حلف نامہ میں اپیل کنندگان نے اس موقف کو قبول کیا ہے کہ ٹرن اوور اور تشخیص رولز کا قاعدہ (5) 16 غیر قانونی ہے۔ لیکن اس سے معاملہ آگے نہیں بڑھے گا، کیوں کہ ایکٹ کی دفعات کی تعمیر پر یہ مخالفت کی دلیل پائیدار نہیں ہے۔

آندھرا پردیش ہائی کورٹ نے صحیح طور پر اس رائے کو قبول نہیں کیا کہ قاعدہ (5) 16 قانون سازی کے اختیار سے متصادم ہے: سید محمد اینڈ کپنی بنام ریاست آندھرا ((1956) 7 ایس ٹی سی 465,472) میسور ہائی کورٹ نے ریاست میسور بنام میسور کے معاملے میں بھی یہی رائے اختیار کی تھی۔ سروتولا اینڈ کپنی ((1957) 9 ایس ٹی سی 593)

ایکٹ کی متعلقہ دفعات اور اس کے تحت بنائے گئے قواعد پر غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ چارجنگ دفعہ، دفعہ (1) 3 ہے اور عام قاعدہ ڈیلر کے کل ٹرن اوور پر متعدد مقامات پر ٹیکس عائد کرنا ہے، لیکن کچھ مخصوص

اشیاء کی فروخت کے معاملے میں ایک روانگی کی گئی ہے اور ایک ہی مقام پر ٹیکس عائد کیا گیا ہے بشرطیکہ اس دفعہ 5 میں کچھ شرائط اور پابندیاں بیان کی گئی ہوں۔ اور قواعد میں طے شدہ اصولوں کی تعمیل کی جاتی ہے اور ٹرن اور اور تشخیص رولز کا یہ قاعدہ (5) 16 غیر منصفانہ نہیں ہے۔

اس کے بعد یہ دلیل دی گئی کہ لائسنس یافتہ ڈیلرز اور ٹینرز کے معاملے میں ایک ہی پوائنٹ پر لائسنسنگ اور ٹیکس کی شق اور غیر لائسنس یافتہ ڈیلرز کے معاملے میں ملٹی پل پوائنٹ پر ٹیکس کی شق آئین کے آرٹیکل 14 کی خلاف ورزی ہے۔ لیکن ہم نے اس نکتے کو اٹھانے کی اجازت نہیں دی کیونکہ یہ ہائی کورٹ میں نہیں اٹھایا گیا تھا اور اس عدالت میں پہلی بار اٹھایا گیا تھا۔ ہماری رائے میں ہائی کورٹ کا قاعدہ (5) 16 اور ایکٹ کی دفعہ 6 اے کے اطلاق کے حوالے سے دیا گیا فیصلہ غلط تھا اور اس لیے اپیل کی اجازت دی جانی چاہیے، ہائی کورٹ کے فیصلے اور حکم کو کالعدم قرار دیا جائے اور مدعا علیہ کی درخواست خارج کر دی جائے۔ مدعا علیہ اس عدالت میں اور نیچے کی عدالتوں میں اپیل کنندگان کے اخراجات ادا کرے گا۔

اپیل کی اجازت ہے۔